اے نیکی کے طلب گار ـــــ آگے بڑھ!

ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم ○

یَابَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ ـــــ اے نیکی کے طلب گار آگے بڑھ!! سعادتوں اور عظمتوں' برکتوں اور مغفرتوں کے وہ سعید لمحے' وہ جانفزا شب و روز' وہ رُوح پرور نظارے پھر سے اس کائنات پر جلوہ فگن ہونے والے ہیں' جن کی عظمتوں کا کوئی حساب نہیں' جن کی برکتوں کا کوئی شمار نہیں!! یہ خبر یقیناً تیرے قلب و جاں کے لیے باعث راحت و سکون ہوگی کہ فضیلتوں کا حامل شہرِ عظیم ـــــ رمضان ـــــ ایک بار پھر تیری زندگی کے مستعار لمحوں میں تجھے اپنی نجات کا سامان کرنے کی دعوت دینے سایہ فگن ہونے والا ہے۔ وہی مہینہ جس کی آمد پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جھوم اٹھتے۔ شعبان کے آخری دنوں میں خطبہ ارشاد فرماتے ـــــ!

قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ مُبَارَکٌ ـــــ لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ اپنی عظمتوں اور برکتوں کا سائبان کھولنے آ رہا ہے ـــــ!

یقیناً یہ مہینہ عام مہینوں سا' اس کے شب و روز عام دنوں کی طرح ہیں ـــــ اُن لوگوں کے لیے جو اُس کی عظمت سے نا آشنا ہیں! اپنی عاقبت و آخرت کی بجائے' دنیا کی زیب و زینت کے شکار' اس کی زُلفِ گرہ گیر کے اسیر' اس کے پیچ و خم میں اُلجھے ہوئے' اس کو کمانے کی فکر میں غلطاں و پریشاں' اسی کی دوڑ میں بگٹٹ بھاگے چلے جا رہے اور اسی کی محبت میں ہلکان ہو رہے ہیں۔ وہ لوگ جو مقصدِ حیات کے شعور سے عاری' زندگی کی قدر و قیمت سے غافل اور حیاتِ مستعار کی قیمتی ساعتوں کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ یقیناً اُن کے لیے یہ مہینہ عام سا ہے ـــــ!

لیکن ـــــ اے نیکی کے طلب گار! یہ شہرِ عظیم ـــــ تیرے لیے بے شمار نعمتوں اور سعادتوں کا پیام لا رہا ہے ـــــ! کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ ـــــ روزے پہلی اُمتوں کی طرح سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

○ پروفیسر' گورنمنٹ کالج' فیصل آباد

ہر اُمتی پر فرض کر دیے گئے ہیں۔ جسے اپنی زندگی میں یہ سعید لمحے میسر آ جائیں' اس کی خوش بختیوں اور نیک نصیبوں کے کیا کہنے ــــ! اس پر لازم ہے کہ فَلْیَصُمْهُ ــــ وہ روزے ضرور رکھے!!

اے نیکی کے طلب گار ــــ! تو بڑا خوش نصیب ہے' جو اس عظیم موقع سے فیض یاب ہو رہا ہے ــــ ورنہ کتنے ہی اللہ کے بندے اس تمنا کو دل میں چھپائے اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ انا للّٰه وانا اليه راجعون! آگاہ و خبردار رہ' ہوشیار ہو جا کہ ان سعید ساعتوں سے فیض یاب ہونے میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔ زندگی کا کیا بھروسا! یہ مبارک لمحے پھر میسر آئیں یا نہ آئیں! کمر ہمت باندھ لے۔

اے بندۂ مسلم! اطاعت و تسلیم کے خوگر مومن! رمضان تیری تسلیم و رضا کا اظہار بھی ہے ــــ! تو نے اسلام قبول کر کے شعوری طور پر خود کو مالکِ ارض و سما کے حوالے کر دیا۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ' حَنِیْفاً ــــ اس کامل عبودیت اور یکسوئی کا تقاضا ہے کہ اپنے آقا و مولا کے فرض کردہ اس حکم پر عمل کے لیے کمربستہ ہو جا ــــ بُنِیَ الاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ ــــ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... وَصَوْمُ رَمَضَانَ...... آنحضورؐ کا یہ فرمانِ عالی شان تیرے پیش نظر رہنا چاہیے کہ روزہ اسلام کی بنیادوں میں سے ہے۔ اس کے بغیر تیری بندگی اور اطاعت نامکمل ہے! اسلام اپنے ماننے والوں کو جس عظیم مقصدِ حیات ــــ کلمة اللّٰه هی العليا ــــ اللہ کے کلمے کا غلبہ ــــ اُسی کے حکم کا چلن' اُسی کے دستور و قوانینِ حیات کا نفاذ ــــ اُسی کو حلال و حرام کا اختیار' اُسی کی رضا کی طلب ــــ اُسی کی عظمت' اُسی کی کبریائی سے آگاہ کرتا' اور اُسے بجا لانے کا تقاضا کرتا ہے۔ روزہ اُسی جہاد کی تربیت کا ایک پہلو اور نشانِ منزل ہے۔ بندۂ مومن و مسلم کے خلوص کا اظہار اور آقا و مولا کی قبولیت کا اعلان! اللہ نے اس ماہِ تقدس کے روزوں کو فرض اور نالۂ نیم شبی کو بندے کے اظہار عبدیت کا نشان قرار دیا ہے۔ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً ــــ وَقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعاً ــــ! تطوع ــــ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں بندے کی وارفتگی اور پُرخلوص وابستگی کا عملی اظہار ہے۔

فرض عبادت تو بہر طور کرنا ہی ہے کہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں۔ اسلام میں داخلہ پورا نہیں۔ جیسے جیسے اے بندۂ مومن تیرا دل رب سے آشنا ہوتا چلا جائے' تیری راتیں بے قرار ہو جائیں' تیرے سینے میں عبدیت کے اظہار کے مظاہر مچلنے لگیں' تیرے جسم کو تیرے بستر پر سکون نہ ملے' تو تڑپ تڑپ کر رات کے اندھیروں میں بارگاہ رب العزت میں قیام و سجود' دعا و مناجات' حمد و ثنا' تسبیح و استغفار میں مشغول ہو جائے۔ کوئی دیکھنے والا نہ ہو' اس کے سوا۔ کوئی سننے والا نہ ہو' اُس کے بجز ــــ وہ اور تو ــــ آمنے سامنے! اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ ــــ! ایسے جیسے مالک و مختار' آقا و مولا نگاہوں کے سامنے بالکل پاس۔ اگر تجھے

شعور کی یہ دولت نصیب ہو جائے تو یاد رکھ: نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ 'ہم تو اپنے بندے کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں ــــ اگر تو اُسے اپنے سامنے' قریب نہیں پاتا' محسوس نہیں کرتا' بھٹکتا رہتا ہے ــــ تو بتا ــــ قصور تیرا ہے یا اُس کا جو تیری رگِ جاں سے قریب' تیری ایک پکار پر لبیک کہنے' نچھاور ہو جانے کے لیے تیار ــــ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ــــ تیری دعاؤں کے ایک ایک لفظ کو پورا کرنے والا ــــ آمادہ و تیار ــــ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ــــ! اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی راتوں میں ــــ آگے بڑھ اور محبتوں کے اس غیر رسمی تقاضے کی تکمیل کا پختہ ارادہ کر لے! رسمی ایمان کے تقاضے یقیناً کچھ اور ہیں اور محبت' اطاعت اور تسلیم و رضا کی تکمیل کے مظاہر کچھ اور ــــ! مَن کی اسی موج اور عبدیت کے اسی اظہار کے تقاضے نے کائنات کے سب سے محترم' معظم اور معصوم عن الخطاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بارگاہِ الٰہی میں اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا ــــ کے جذبے کے ساتھ راتوں کو کھڑا ہونے پر مجبور کر دیا ــــ!

اے نیکیوں کے طلب گار! رمضان کی ان خوب صورت ساعتوں میں خود کو قیام اللیل کا اس قدر خوگر بنا لے کہ تجھے اس کے سوا چین نہ آئے' کسی پل قرار نصیب نہ ہو۔ راحتِ دل اور سکونِ جاں تجھ سے روٹھ جائیں ــــ سکون اور قرار ملے ــــ تو فرائض سے کہیں بڑھ کر نوافل کی ادائیگی اور عبدیت کے اظہار کے ان بے لوث جذبوں اور طریقوں میں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان خَصْلَةٌ مِنَ الْخَيْرِ ــــ کا یہی مفہوم ہے! اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ــــ کا اس سے کارگر اور بہتر طریقہ اور کوئی نہیں۔ سکون و اطمینان' یکسوئی اور فراغت کے ان لمحوں میں اپنے رب سے ہم کلامی' رضا جوئی اور مغفرت طلبی سے مبارک کام شاید ہی کوئی اور ہو!

رمضان ــــ شَهْرُ الصَّبْرِ ــــ صبر و استقامت کا مہینہ ہے۔ اس میں انجام دی جانے والی عبادت کا نام ''صوم'' ہے۔ اس کے معنی باز رہنا' ترک کر دینا اور چھوڑ دینا ــــ یہ حقیقت تو بڑی واضح ہے کہ اللہ کو اپنے بندے کا کھانا پینا چھوڑ دینا ہرگز مطلوب نہیں' یہ تو محض ایک علامتی عمل ہے ــــ اطاعت و تسلیم و رضا کے اظہار کا۔ اصل مقصود تو ضبطِ نفس ہے' اپنی خواہشات' تمناؤں اور کاموں کو ــــ زندگی کے ہر لمحے کو ــــ رب کے حکم کے تابع کر دینا۔ اپنے آپ پر اس قدر کنٹرول حاصل کر لینا کہ نفس کا بے لگام گھوڑا' اللہ و رسولؐ کے مکمل سپرد اور تابع بن جائے' اُسی کی اطاعت کے دائرے کے کھونٹے سے بندھا رہے' اسی کے گرد چکر لگاتا رہے' اللہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کا پابند ہو جائے۔ ان سے تجاوز سے گریزاں رہے' خواہشاتِ نفس نہ تو اُس پر غالب آئیں نہ دنیا کی زیب و زینت اور چمک دمک اُس کی نگاہوں کو خیرہ کر کے

اپنے دامِ فریب میں گرفتار کر سکیں!

رمضان ـــــ استقامت کا مہینہ ہے! اطاعت و فرمانبرداری کے اعلان پر ڈٹ جانے کا مہینہ ـــــ ہوا ہو گو تند و تیز لیکن' چراغ حق جلائے رکھنے کا مہینہ ـــــ ابتلا و آزمایش میں ثابت قدم رہنے کا مہینہ ـــــ اصحاب بدر کی طرح غلبۂ حق کے لیے ہتھیلیوں پر نذرانۂ جاں لے کر ہر آگ میں کود پڑنے' ہر خطرے کو سہہ لینے اور ہر آزمایش میں سرخرو ہو جانے کا نام ہے ـــــ رزمِ حق و باطل میں ۳۱۳ عالی قدر' پاکیزہ' عظمت و عزیمت کے پہاڑوں کی طرح اٹل ہو جانے کا مہینہ ہے۔

رمضان ـــــ اسی صبر و استقامت کے نتیجے میں قطار اندر قطار فرشتوں کے نزول' معاونت و موافقت اور عددی کم تری کے باوجود نصرت الٰہی کے لازوال اظہار کا مہینہ ہے۔ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ـــــ یہ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ ـــــ اللہ کے حکم سے مخلص و مومن بندوں کے چھوٹے سے گروہ کے بھاری بھرکم لشکرِ باطل پر غلبہ کے معجزاتی اظہار کا مہینہ ہے! لیکن شرط وہی ہے ـــــ ایمان' اخلاص' تسلیم و رضا' صبر و استقامت ـــــ! پہلا معرکۂ حق و باطل ـــــ شریعت اسلامیہ کے پہلے ماہِ رمضان میں برپا ہوا ـــــ بھوک اور پیاس کے ساتھ ساتھ اطاعت و فرمانبرداری کا امتحان!

نیکیوں کا وہ طلب گار جو رمضان کے مہینے میں صبر و استقامت کے ان جذبوں اور طرزِ عمل سے محروم و نا آشنا رہے۔ اللہ کو اُس کی بھوک' پیاس کی کوئی حاجت نہیں' نہ اُس کی بارگاہ میں اِس کی کوئی قدر و قیمت ہے۔ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

رمضان ـــــ شَهْرُ الْمُؤَاسَاة ـــــ ہمدردی اور خیر خواہی اور غم گساری کا مہینہ ـــــ حلقۂ یاراں میں بریشم کی طرح نرم ہو جائے' اللہ کی مخلوق ـــــ اللہ کے کنبے ـــــ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ ـــــ سے حسن سلوک کا مہینہ ـــــ اپنی بھوک پیاس پر قیاس کر کے دیگر محرومین' بندگانِ خدا کی ضروریات کا ادراک و احساس اور ان کی تکمیل کا مہینہ ہے۔ ہر صبح و شام سحر و افطار کے لمحوں میں اِسی احساس کی بیداری کا نام کہ تمھارے دسترخوان پر سجی ہوئی خدا کی بے شمار انواع و اقسام کی نعمتیں ایک جانب ـــــ تو دوسری جانب کسی یتیم' بیوہ' مسکین' فقیر' حاجت مند کے گھر کا چولھا شاید نجانے کتنے دنوں سے آگ کی حدت سے محروم ہو۔ کتنے گھروں میں فاقے ہوں' اور کتنے منہ نانِ جویں کے لیے ترس رہے ہوں!

اے نیکیوں کے طلب گار ـــــ! یہی تو مہینہ ہے' قربانی دینے کا۔ حاجت مندوں کے دُکھ دُور اور حاجتیں پوری کرنے کا ـــــ سیدنا علیؓ کی طرح کئی دن کے مسلسل روزوں کے باوجود سائل کی صدا پر روٹی کے موجود چند ٹکڑے بھی قربان کر دینے کا۔ یہی تو حقیقی اہل ایمان ہیں جو يُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۔ اپنی شدید ترین ضرورتوں کے باوجود اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا دیتے ہیں۔ یہ تو عظمت اور عزیمت کی داستانیں ہیں ــــ اللہ کو تو فقط اپنے بندے کا جذبۂ اخلاص مطلوب ہے۔ اس ماہِ محترم میں ہمدردی و غم گساری اور روزہ کھلوانے کے لیے خواہ دودھ کا ایک کٹورا ہو' یا کھجور کا ایک ٹکڑا ــــ یا پھر نمک کے چند دانے ــــ اللہ کی بارگاہ میں اُسی طرح محترم و معزز ہیں جیسے غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک مسلمان کی شب بھر کی کمائی چند کھجوروں کا آدھا حصہ صدیق اکبرؓ کے گھر کے ذرے ذرے اور عمر فاروقؓ کے آدھے گھریلو سامان اور عثمانؓ غنی کے ہزاروں درہم و دینار اور اناج کے ڈھیر پر بھاری تھے!

اے بھلائیوں کے طلب گار! آگے بڑھ کر اس ماہِ محترم کا استقبال کر ــــ کہ سعادتوں اور برکتوں کے یہ مواقع صرف تیری قسمت بنانے' تیرے نصیب جگانے کے لیے تجھے عطا کیے جا رہے ہیں۔ یقیناً شیطان اپنی چالوں کو آزمائے گا۔ تجھے اپنی ضرورتوں کا شدت سے احساس دلائے گا ــــ مگر یہ یاد رکھ ــــ اس مہینے میں ہر نیکی کا اجر ۷۰۰ گنا سے بھی زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور ارشادِ نبویؐ ہے: شَهْـرٌ يُـزَادُ فِيْـهِ رِزْقُ الْـمُؤْمِنِيْنِ ــــ اس مہینے میں مومن کا رزق معمول سے کہیں زیادہ کر دیا جاتا ہے ــــ ذرا سوچو! ــــ چند کھجوروں' روٹی کے ٹکڑوں اور استطاعت کے مطابق مسکینوں اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کے عوض یہ سودا کس قدر نفع بخش ہے!! اور پھر آخرت کی مصیبتوں اور تکلیفوں میں سے کسی مصیبت اور تکلیف سے نجات ــــ سونے پر سہاگہ۔ مَنْ فَـرَّجَ عَـنْ مُسلِمٍ كُرْبَةً...... فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَومِ الْقِيَامَةِ!!

كُتِبَ عَـلَيْكُمُ الصِّيَامُ ...... لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ' اہل ایمان پر روزوں کی فرضیت کا ایک مقصد انھیں تقویٰ کا خوگر بناتا ہے۔ وہ جذبہ و احساس اور شعور بیدار کرنا ہے کہ وہ کارزارِ حیات میں سنبھل سنبھل کر چلیں' اپنے دامن کو بچا بچا کر دنیا کی شاہراہوں پر سے گزریں' اس کی گندگی اور آلودگی سے اپنی قبائے کردار کو محفوظ رکھیں ــــ تقویٰ یقیناً مختلف مظاہر رُسوم میں نہیں' نہ ہی عبا و قبا' نہ تسبیح و محراب اور نہ ظاہر کے مخصوص انداز میں پوشیدہ ہے۔ تقویٰ کا مرکز تو دل ہے' دل و نگاہ جو مسلمان نہیں' خوفِ خدا سے لبریز نہیں' اس کی حیا دامن گیر نہیں ــــ تو کچھ نہیں!! تقویٰ تو اِس احساس کا نام ہے کہ بندۂ مومن زندگی کے تمام اُمور سرانجام دیتے ہوئے' فرار کی ہر راہ سے بچتے ہوئے' جملہ فرائض ادا کرتے ہوئے' تمام ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے ــــ ہر قدم' ہر موڑ' ہر گامِ حیات پر ــــ اللہ کی عزت و عظمت' جلال و جبروت' اختیار و اقتدار' طاقت و حکومت' سماعت و بصارت' حکمت و غلبے کے جملہ تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی فکر اور عمل کو اس کے احکام کے تابع اور اس کی مرضی و منشا کے مطابق رکھے ــــ! تقویٰ ــــ بندۂ مومن کے اس جذبے کا نام ہے کہ

اُس کا رب اُسے وہاں نہ پائے جہاں جہاں سے اُس نے اُسے روک رکھا ہے۔ لَا یَـرَاکَ مَـوْلَاکَ حَیْثُ یَنْهَاکَ ۔اے بھلائیوں کے متمنی اور نیکیوں کے طلب گار!!

رمضان اسی تقویٰ کی افزایش اور نشوونما کا چندروزہ آفاقی تربیتی نصاب ہے! اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ــــ یہ چندروزہ مسلسل تربیت اس امر کا تقاضا ہے کہ رب کی رضا اور نیکیوں کے حصول کے لیے یہی صراطِ عمل تجھے اپنی زندگی کے باقی دنوں' شب و روز اور ماہ و سال میں اختیار کرنا ہے۔

یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ــــ اللہ کریم رؤف الرحیم نے تیرے لیے اس نصاب کو حد درجہ آسان کر دیا ہے! جس دین میں تو داخل ہوا' جسے تو نے اختیار کیا ــــ وہ تو دین فطرت ہے' تیری ضرورتوں' وسعتوں اور طاقتوں' مزاج' ماحول اور نفسیات کے مطابق ــــ کوئی بھی تعلیم' ہدایت اور حکم ایسا نہیں جو بندۂ مومن و مسلم مخلص پر گراں ہو ــــ! اَلدِّیْنُ یُسْرٌ ــــ دین تو سراسر آسان ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارثانِ دین متین کو یہی ہدایت فرمائی۔ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا ــــ دین کو آسان بناؤ' مشکل نہیں۔ بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا ــــ بشارتیں بانٹو' نفرتیں نہیں ــــ!! تو اے بندۂ مومن! تیرے آقا و مولا نے رمضان کی بے حد و حساب فضیلتوں والی ساعتوں میں تیرے لیے کتنی ہی آسانیاں پیدا کر دیں ــــ کوئی مریض ہو یا مسافر ــــ روزہ نہ رکھ سکے تو ــــ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ ــــ اپنی آسانی کے مطابق پھر کبھی جب ممکن ہو ــــ روزے رکھ کر ایک مہینے کی گنتی پوری کر لو ــــ! اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو ــــ تو پھر اللہ کے کچھ بندوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھلا کر ــــ فدیے کے ذریعے اس محرومی کی تلافی کر لو!

لیکن یاد رکھو ــــ! یہ تو رخصت ہے۔ اصحاب عزیمت رخصتوں کے نہیں عظمتوں کے طلب گار رہتے ہیں ــــ نیکیوں اور بخششوں کے تمنائی تو زندگی کی محدود ساعتوں کے ہر لمحے کو نیکیوں کے حصول میں صرف کرنے کو ترجیح دیتے ہیں ــــ قرآن کی رہنمائی بھی یہی ہے۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ ــــ اگر تم رخصتوں کے باوجود روزے رکھ لو ــــ تو تمھارے کیا کہنے ــــ! تمھارے اجر و ثواب کی کیا ہی بات ــــ تمھارے لیے سراسر خیر اور بھلائی ــــ!! اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ــــ عارضی راحت و آرام تو رخصت اختیار کرنے میں ہے' مگر سکون قلب اور روحانی راحت ــــ تو راہ عزیمت اختیار کرنے میں ہی ہے۔ اگر تمھیں اس کے بارے میں علم ہو جائے! اور یہ شعور و آگہی ــــ اے نیکیوں کے طلب گار! اگر تیری طلب صادق اور جذبے پُرخلوص ہوں تب ہی یہ تجھے حاصل ہو سکتے ہیں!

اے بھلائیوں کے متمنی ــــ! تیرے لیے رمضان کی صورت میں نیکیوں کی فصل بہار میں

رحمتوں کے گل وگلزار اس لیے سجائے گئے کہ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ ـــــ یہ مہینہ بھی عام مہینوں جیسا ـــــ ہزاروں سال سے اس کے شب و روز بھی یکساں قدر و قیمت کے حامل ـــــ مگر اسے یہ عظمت اور تقدس اُسی وقت حاصل ہوا جب تاجدار نبوتؐ اپنی عمر عزیز کے اکتالیسویں سال اُتر کر حرا سے سوئے قوم آئے اور اپنے ہمراہ آفاقی' الہامی اور ابدی نسخۂ کیمیا ساتھ لائے: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ـــــ یہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی ـــــ بلاشبہہ اس دعوت اور صدا نے ساری سرزمین عرب ہلا دی! جھوٹے خداؤں کی خدائی ـــــ انسان پر انسان کی حاکمیت ـــــ ظلم' جبر' ناانصافی' بدامنی' توہین انسانیت' ذلت و رسوائی' حقوق غصبی' بداخلاقی' فحش و بے حیائی' لامحدود گمراہیوں اور پستیوں کے پھیلے ہوئے بدترین منحوس سائے اور اس کے نتیجے میں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ـــــ خشکی و تری ـــــ ہر جگہ' ہر قوم' ہر تہذیب' ہر رنگ' ہر نسل اور ہر علاقے میں ضلالت کی بھڑکتی ہوئی آگ اور فکری' عملی' اخلاقی' سیاسی' معاشی' معاشرتی ـــــ فَسَادَ ـــــ کے عالم میں ایک شان دار' ہمہ گیر اور عالم گیر انقلاب کا پیش خیمہ ـــــ نقطۂ آغاز ـــــ صراطِ مستقیم ـــــ راحت قلب ونظر' ہدایت فکر و عمل ـــــ هُدًى لِّلنَّاسِ ـــــ انسانیت کے لیے تاابد سرچشمۂ ہدایت ـــــ اس کے دکھوں کا مداوا شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ـــــ حق و باطل کے مابین حدِ فاصل' امتیاز اور فرق ـــــ الفرقان ـــــ عبرت ونصیحت کا مرقع ـــــ منشاے الٰہی کا بیان ـــــ البیان ـــــ القرآن ـــــ مبارک ذکر ـــــ بے ریب و بے شک ـــــ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ـــــ اپنے نازل کرنے والے کی لاریب 'ذات' اپنے نزول کے مرکز کی صداقت و امانت کے مسلّمہ کردار اور اپنے پیامبر ـــــ وحی لانے والے جبریلؑ امین کی اطاعت و امانت کی مجسم دلیل ـــــ اور اپنی تعلیمات کی حقانیت و صداقت اور انسانیت کی ہمہ پہلو' جامع و مکمل رہنمائی کی شہادت' ناطقہ بن کر ظہور پذیر ہونے والے ـــــ قرآن عظیم ـــــ کے آغازِ نزول کا مہینہ!!

رمضان کی یہ عزت وعظمت ـــــ یہ قدر و منزلت ـــــ یہ شرف و مرتبت ـــــ اسی نعمتِ تمام کے باعث ـــــ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ ـــــ میں نے تمھارے لیے اپنا پسندیدہ' مرغوب' مطلوب اور برحق دین اسلام ـــــ اس قرآن کی نعمت عظمیٰ کی صورت میں' اس کی آیات کے حوالوں میں ـــــ مکمل کر دیا۔ یہی سب سے بڑی نعمت و احسان ہے اللہ رب العالمین کا اپنے بندوں پر۔ زندگی گزارنے کا سامان تو جانور بھی بالآخر کر ہی لیتا ہے۔ پہاڑوں کے غاروں میں بسنے والے درندوں' جنگل اور بیابانوں میں رہنے والے وحشیوں' پتھر کے اندر' سمندر کی تہوں اور زمین کی گہرائیوں میں

موجود کیڑے مکوڑوں' آسمان کے پرندوں ___ ہر کسی کو وہ اپنے فضل و کرم سے رزق تو عطا کر ہی دیتا ہے ___ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلاَّ عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا ۔لیکن اللہ کا اصل احسان ___ اور انعام تو ___ ہدایت ___ کا یہی سرچشمہ ہے۔ جو اُس نے فقط اپنے بندوں کو ___ انسانوں کو عطا کیا ___ اس عظیم قرآن کو سنبھالنے اور اس کا بوجھ اٹھانے اور امانت سنبھالنے سے زمین و آسمان نے انکار کر دیا۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا ___ مگر انسان کے نصیب میں یہ سعادت کبریٰ لکھی گئی۔ اس کے مقدر میں یہ عظمت آئی ___ وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ___!! رمضان ___ فی الحقیقت جشن نزولِ قرآن ہے۔ عظیم امانت کے بار ذمہ داری کے احساس دہی اور حق کی ادائیگی کی یاددہانی کا مہینہ ہے!

وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰاکُمْ ___ رمضان بندۂ مومن پر اس لیے بھی فرض ہوا کہ اللہ کے بندے اس کی عظمت و کبریائی کے ترانے گائیں' اپنے قول و عمل سے اُسی کی بڑائی کا اقرار و اظہار کریں۔ نمازوں کے اوقات میں ___ اذان وتلاوت میں ___ رکوع و سجود میں' تسبیح و تہلیل میں ___ دعا مناجات میں ___ اللّٰه اکبر' اللّٰه اکبر ___ ولله الحمد ___ سبحان اللّٰه وبحمده سبحان اللّٰه العظيم ___ حمد و ثنا' پاکیزگی و عظمت ___ سب اُسی برتر و بزرگ کے لیے! جس نے ہدایت سے آشنا کیا۔ قرآن کی نعمتِ عظمیٰ کی صورت میں زندگی گزارنے اور آخرت کا سامان کرنے کا جامع' ہمہ پہلو قرینہ سکھایا۔ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عمل کا اعلیٰ' کامل اور بہترین اسوہ عطا کیا۔

رمضان کی صبحوں' شاموں' دن اور راتوں میں زمین و آسمان کے مابین لامحدود وسعتوں میں انسانوں' فرشتوں' پرندوں کی یہ تسبیح' اللہ کی یہ حمد و ثنا' احسان شناسی اور اعترافِ نعمت ہے عَلٰی مَا هَدٰاکُمْ ___ اُس ہدایت کی اُس فضیلت کا جس سے اے بندۂ مومن ___ فقط تو فیض یاب ہوا ___ اعلانِ کبریائی کے اس روزانہ و شبانہ نصاب کے اختتام پر یومِ عید سجدۂ شکر بجالانے کے لیے جاتے ہوئے' گلیوں' محلوں' شاہراہوں' بازاروں' گھروں ___ ہر سمت' ہر جانب یہی ترانۂ شکر' یہی نغمۂ کبریائی ___ اللّٰه اکبر' اللّٰه اکبر لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر ولله الحمد ___ یہ تو زبان ہے اور پھر زندگی کا ہر لمحہ' عمل کا ہر میدان ___ اسی کا عملی اقرار ___ اللہ کے حکم اور عظمت کے شعوری غلبے' اللہ کے دشمنوں کی اس کے دین ___ اس کے قرآن کی مخالفت ___ اس کے رسولؐ کی عدم اطاعت کے لیے جدوجہد کرنے والوں کی سرکوبی ___ یہی تو مومن مخلص کی زندگی کا مقصد ___ اُس کا منصب ___ اور اس کا فرض ___ اُس کی زندگی کا خراج اور بندگی کا اصلی اظہار ہے۔ یہی نعمت ہدایت کی حق شناسی ہے!!

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ___ رمضان انھی نعمتوں پر شکر گزاری کا آفاقی لائحہ عمل ہے! اللہ کی نعمتیں بے شمار ___ اس کے احسان لامحدود۔ اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اور ان میں سب سے بڑی نعمت ___ قرآن ___ ہدایت ___ دین حق کا شعور' اقامت دین کا جذبہ ___ داعیٔ حق کا اسوہ و سیرت ___ وارثانِ دین متین کی رہنمائی ___ اہل ایمان' اہل حق کی رفاقت: تحریک اسلامی ___ اللہ کے دین کے غلبے' اس کے اعلاء اور اس کی عظمت و کبریائی کی جدوجہد میں شرکت ___ یہ سب اللہ کی لازوال' انمول نعمتیں ہیں۔ انھی کا حق اور تقاضا کہ اعترافِ نعمت کی ہر جدوجہد اور ہر صورت میں پُرخلوص' مکمل اور بھرپور شرکت!!

اے نیکیوں کے خوگر ___ بندۂ مومن!!

رمضان کے انھی شب و روز کی سعید ساعتوں میں اپنے مقصد ___ نیکیوں کے حصول کے سفر کے دوران کچھ خاص لمحے اللہ کی قربت کے ___ تیرے مَن کی مراد بَر لانے' تجھے عطا ہوں گے۔ تجھے ان لمحوں سے خوب اور بھرپور فائدہ اٹھانا ہے۔ مالکِ مختار و مقتدر کے حضور دستِ سوال دراز کیے رکھنا ہے' جب تک تجھے وہ سب کچھ نہ مل جائے' جس کا تو متمنی و مشتاق ہے ___ جس کے لیے تو سرگرداں ہے! انھی سعید لمحوں میں تیرا رب تجھے پکار پکار کر کہے گا ___ اِنِّیْ قَرِیْبٌ - اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ___ میں اپنے بندوں کے دل و دماغ' جسم و جاں' اور شہ رگ کے قریب ہوں۔ ان کے وجود کا حصہ ہوں۔ وہ مجھے پکاریں تو سہی ___ میں ہمہ وقت اُن کی دعا ___ اُن کی صدا ___ اُن کی پکار سننے' ان کی حاجت روائی کرنے' ان کی مرادیں پوری کرنے کے لیے مستعد و تیار رہتا ہوں۔ وہ اگر مجھے ہی پکاریں ___ صرف اور صرف مجھے ___ تو میں اُن کی آنکھیں' ہاتھ پاؤں' کان اور جسم کا حصہ بن کر' اپنے معجزے اور کرشمے دکھاتا ہوں! میں اپنے بندوں کی ہر دعا سنتا ہوں۔ اُن کی ہر خواہش پوری کرتا ہوں۔ میرے لامحدود' وسیع خزانوں میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوتی جتنی سوئی کو سمندر میں ڈبو کر واپس لانے سے ہوتی ہے۔ یہ تو میرا بندہ ہی تھڑدلا اور کم ظرف ہے جو مجھ سے صرف وہی مانگتا ہے' جو وہ نہ بھی مانگے' تو بھی بحیثیت ربّ العالمین ___ پروردگارِ خلائق ___ میں اُسے اُس کے مقدر کا لکھا بہرصورت' عطا کرتا ہی رہوں گا۔

اے بندۂ مومن! اُسی خالق ارض و سما نے تو تیرے لیے زمین و آسمان مسخر کر دیے' ہر چیز تیری خدمت میں ___ تیری سہولت کے لیے فراہم و میسر ___ اپنے رب کے حکم کی تکمیل میں تیرے لیے مصروفِ عمل ___ یہ زمین و آسمان ___ شجر و حجر ___ درند و پرند ___ آسمان کی برکتیں اور زمینوں کے خزانے ___ سب تیرے لیے ___! مگر تو ہی ناداں جو چند کلیوں پر قناعت کر گیا! گلشنِ ہستی میں تیرے لیے

ہی تو اقتدار و اختیار' خلافت و امامت' سیادت و قیادت ---- کیا کچھ نہ تھا ----! تو ہی اس نظامِ ہستی کا سب سے معزز و محترم اور اشرف ---- اس جیسے کتنے ہی آفاق تیرے وجود کا حصہ ---- مگر کس قدر بدنصیب ہے تو ---- اے بندۂ مومن! کہ کافر کی طرح اپنے وجود کے ہزار آفاقوں کو چھوڑ کر اسی عارضی و ناپایدار' حقیر و کم تر آفاق میں گم ہے۔ اپنے مقصد و مرتبت' فرض اور ذمہ داری سے غافل ہے!

اللہ کی قربت کے ان سعید لمحوں میں ---- سب تمناؤں کو دل سے جھٹک کر ---- فقط رشد و ہدایت' مغفرت و رحمت' بخشش و غفران کی دعا ہی کرنا' دنیا کا کچھ نہ مانگنا' یہ مل بھی جائے۔ یقین رکھ مَن چاہا سب کچھ ضرور ملے گا ---- اس لیے کہ اُس نے کہہ دیا ---- اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ---- جب بھی وہ پکارے' جو چاہے میں ضرور پوری کرتا ہوں۔ جو دنیا کے طلب گار ہوں گے' اُنھیں دنیا ملے گی' جو آخرت کے طلب گار ہوں انھیں نہ صرف دائمی زندگی آخرت کی عزت و شرف' عظمت و راحت میسر آئے گی بلکہ نَزِدْلَہٗ فِیْ حَرْثِہٖ ---- ہم اس کی تمنا' طلب' آرزو' جستجو میں بھرپور اضافہ کریں گے اور اس کی فصلِ اُمید کو خوب ہرا بھرا بنائیں گے۔ یاد رکھ ---- آخرت کے مقابلے میں دنیا کی فانی راحتوں اور عارضی سہاروں اور وقتی فائدوں کی تمنا کرنے والوں کو نؤتہ منھا ---- ہم یہ سب کچھ دیں گے ---- وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ نَّصِیْبٍ آخرت میں ان کا دامن بالکل خالی ہوگا۔ کف افسوس مَلنے' دنیا میں واپس جا کر ایک بار پھر اطاعت و وفاشعاری کی راہِ مستقیم پر چلنے' تلافیٔ مافات کرنے کی تمنا ---- اب بے کار ہوگی ----!

اے بندۂ مومن! تیرے لیے بہتر طرزِ عمل بس یہی ہے ---- فقط یہ دعا کرنا ---- رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ---- اے پروردگار! اے مالک! دنیا و آخرت کی ساری بھلائیاں' ساری نعمتیں' ساری بخشش و عطا جو تو نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیں ---- ہمیں بھی عطا کر دے ---- بندۂ مومن! اپنی ذات کے لیے بھی مانگنا' اور اُمت کے لیے بھی ---- سب اہل ایمان کے لیے ---- اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَلْاَحْیَاءُ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ ----اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ ---- اور پھر یہ دعا بھی کرنا ---- وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ---- اے اللہ! ہمیں محفوظ رکھنا ---- کسی بھی چھوٹی بڑی لغزش' بے احتیاطی' فکری و عملی کوتاہی سے ---- جو تیرے غضب کو دعوت دے اور عذاب جہنم سے قریب تر کر دے!

اے بندۂ مومن! یہ دعا بھی کرتے رہنا ---- اور بار بار کرنا! اے اللہ! عطاے ہدایت و ایمان کے بعد لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ---- ہمارے دلوں کو ہر قسم کی کجی سے پاک رکھنا۔ ھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ---- بس اپنی رحمت ہی کا سزاوار بنانا!! پیغمبر علیہ السلام' اصحاب عالی مرتبت اور اولیاء و صلحا سب ہی اللہ کے فضل و

کرم کے طفیل نجات سے ہمکنار اور جنت سے سرفراز ہوں گے —— ہم جیسے سیہ کار' خطا کار اور اپنے رب سے غافل —— موقع پرست تو اس فضل و رحمت کے زیادہ —— بہت زیادہ طلب گار ہیں!

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ —— رمضان المبارک کا تقدس و احترام' اس کی عظمت و مرتبت کا لحاظ' اس کے احکام و مسائل کا لحاظ اور پابندی' روزے اور اس سے متعلق جملہ الہامی ہدایات پر عمل درآمد۔ یہ سب ایک طرف تو اللہ کی رحمت و نعمت اور بخشش و غفران کے وسیلے ہیں' تو دوسری طرف اللہ کی حدود —— جنھیں اللہ نے اپنی کتاب میں بڑی وضاحت اور حدیث رسولؐ کے ذریعے بڑی صراحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا ان کے حوالے سے بھی بندۂ مومن کو محتاط و خبردار رہنا لازم ہے۔

اے نیکیوں کے طلب گار! آ' کہ رمضان کے اس جشن بہاراں کا بھرپور استقبال کرنے کے لیے' اپنے دامن کو خطاؤں' غلطیوں اور لغزشوں سے جھاڑنے کے لیے' مغفرتوں' بخششوں اور رحمتوں کو سمیٹنے کے لیے —— دل میں اعتراف جرم کے احساس' جبین پر ندامت کے قطرے اور آنکھوں میں خشیت کے دیپ سجائے' سر جھکائے' ہاتھ اٹھائے سوچ اور عمل کی تعمیر و تطہیر کے جذبے سینے میں چھپائے —— راہبر و رہنما —— آقا و مولا —— صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن پاکیزہ نقوشِ سیرت اور روشن روشن اُسوہ اور قدم قدم ہدایت کے منور راستوں' باتوں اور حدیثوں میں روشنی کی منزل' ہدایت کی قندیل اور عمل کی راہیں تلاش کریں!!

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ —— جب رمضان سایہ فگن ہوتا ہے تو ——

فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ ' جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں —— جنت: ہر مومن مخلص کی اول و آخرت شدید تمنا! يَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ اَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ - ہر شخص جنت میں داخلے کا آرزومند! وہی اس کا وارث' وہی اس کا مستحق —— اُسی کے لیے تیار و ہموار! جنت تو ہے ہی اللہ کے نیک بندوں کی —— بڑی بدنصیبی ہے کہ وہ اپنے اعمال کے سبب اس سے محروم رہیں۔ بندۂ مومن اپنی کوتاہیوں کا ادراک و استغفار کر کے رمضان کے موسمِ بہار میں جنت میں داخلے کا ساماں کر سکتا ہے۔ جنت کے بہت سارے دروازے —— بندۂ مومن کے باعزت داخلے کے لیے —— مگر ایک خاص دروازہ —— باب الریان —— جو صرف اہل صوم یعنی روزے داروں کے لیے مخصوص —— لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ —— ان کے سوا کسی اور کو یہاں سے داخلے کی اجازت نہ ہوگی۔ بندۂ مومن رمضان کی سعید ساعتوں میں اپنے اخلاص و اسلام (سپردگی اور اطاعتِ کامل) کا اس قدر بکثرت مظاہرہ کرے کہ وہ ان آٹھ بہشتی

دروازوں میں سے کسی ایک بالخصوص باب الریان سے داخلے کا مستحق قرار پائے!

غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ ـــــ جہنم کے دروازے بندۂ مومن کے لیے بند کر دیے جاتے ہیں! جہنم تو ہے ہی ناشکروں' محسن کشوں' ناسپاسوں کے لیے ـــــ! جو اپنے عمل سے اور کردار سے دعوت حق ٹھکرانے' اس سے فکری و عملی اعراض کرنے اور اپنے مالک و خالق کی نافرمانی کے رویے سے اس کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ کچھ اہل ایمان بھی ـــــ غفلت اور شیطان کی چالوں کا شکار ہو کر ان کے رفیق و قرین بن کر جہنم کے دروازوں کے قریب ہو جاتے ہیں ـــــ فَسَآءَ قَرِيْنًا یہ دوست بھی بے حد بُرے' وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ـــــ اور جہنم بدترین ٹھکانہ ـــــ بندۂ مومن کے لیے یہ بشارت بھی ہے کہ موت کے آخری لمحے سے پہلے جہنم کے بالشت بھر فاصلے پر پہنچ جانے کے باوجود وہ اپنے اخلاص و حسنِ عمل سے جہنم سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ رمضان کا مہینہ اُسے یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ توبہ و استغفار کے ذریعے جنت سے قریب اور جہنم سے دُور ہو جائے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ مِنَ النَّارِ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ ـــــ کی دُعا اِسی راستے کی صدائے نجات ہے!

سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنَ ـــــ شیطان جکڑ دیے جاتے ہیں ـــــ! شیطان تو بندۂ مومن کا کھلا دشمن ہے ـــــ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ـــــ بڑا بااثر' چال باز' اور بڑا متاثر کن بلکہ گمراہ کن' بدترین دوست اور قبیح ترین دشمن ہے۔ اللہ کا کھلا باغی' مغرور' متکبر' سیہ کار و بدکار ہے۔ اہل ایمان کو اسی سے سب سے زیادہ محتاط و خبردار رہنے کی ہدایت کی گئی۔ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ـــــ اسے دوست نہیں ـــــ دشمن ہی سمجھنا!!

رمضان میں وہ ماحول اور فضا قائم ہوتی ہے' جو شیطان کے لیے اللہ کے مخلص بندوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے میں سازگار اور معاون نہیں رہتی۔ اللہ کے بندے اپنے رب کے حضور حاضر اور اس سے وابستہ رہتے ہیں۔ شیطان کا کام مشکل بلکہ ناممکن بن جاتا ہے' البتہ بدبخت و محرومین کے لیے شیطان کی کارگزاریاں موثر ثابت ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کا ذکر ـــــ قرآن کی تلاوت ـــــ موت کے بعد حاضری اور جواب دہی کا احساس' تصور اور یقین ـــــ بندۂ مومن کے لیے شیطان کے حملوں سے بچنے کا کارگر نسخہ ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ وہی پیغام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور فرمانِ عالی شان: الصوم جُنَّةٌ ـــــ روزہ ڈھال ہے ـــــ میں مستور ہے۔ رسولؐ اللہ کا یہ فرمان کس قدر برحق اور لائق صد احترام ہے کہ روزہ بندۂ مومن کے گرد ایک ایسا ہالہ' حصار اور حدِ فاصل باندھ دیتا ہے' جو اُسے آلودۂ خطا ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اُسے ہدایت ہے کہ روزے کی حالت میں اگر کوئی اُس سے لڑے' گالی دے' یا آمادۂ معصیت کرے ـــــ وہ فقط اِسی ڈھال کو اپنے وجود کے گرد تان لے ـــــ اِنِّىْ امْرُؤٌ صَائِمٌ

___ اے شیطان کے چیلے! میں تیری چال کا شکار ہرگز نہیں بن سکتا کیونکہ میں روزے سے ہوں ___ اللہ کی پناہ میں ہوں اور روزے کے حصار میں ہر خطرے سے محفوظ ہوں ___!

اے نیکیوں کے طلب گار اور جنت کے متمنی!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایت بھی پیش نظر رہے! جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو فلا یرفث ___ تو بُری بات نہ کہے ___ ولا یصخب لڑائی جھگڑا اور دنگا وفساد نہ کرے۔ برائی زبان اور ہاتھ دونوں سے ___ اس کے قریب نہ پھٹکے۔ اگر کوئی اُسے مجبور کرے تو کہہ دے ___ انی امرؤٌ صَائِمٌ ___ میں تو روزے سے ہوں ___! زبان کی برائی ہمیشہ بڑے فساد کا سبب بنتی ہے۔ زبان کا یہی غلط استعمال جنت سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے حفاظت لسان پر جنت کی ضمانت دی گئی ہے! برائی کا یہ معمولی آغاز' حدود اللہ سے تجاوز اور جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں زبان اور ہاتھ کے غلط استعمال سے محفوظ رکھ۔ رمضان ___ اسی تربیت کا ایک موثر نصاب ہے۔ روزے کا احساس بندۂ مومن کو براہِ راست اللہ کی نگرانی' پناہ اور حفاظت میں دے کر بندۂ مومن کو گناہوں سے اور برائیوں سے ہمیشہ کے لیے بچتے رہنے کا عادی بنا دیتا ہے!!

اَوَّلَہٗ رَحْمَۃٌ ___ رمضان کا پہلا عشرہ رحمت کا پیام ہے ___ رمضان کے آتے ہی رحمتوں کے در کھل جاتے ہیں۔ قدم قدم پر رحمتیں سایہ فگن ہو جاتی ہیں۔ نیکی کے بے شمار مواقع میسر آتے اور بے پناہ' کئی گنا اجر وثواب کا باعث بنتے ہیں۔ برائیوں سے نفرت کا جذبہ اُبھرتا' اور اس اجتناب کا داعیہ پیدا ہونا ___ یقیناً اللہ کی رحمت ہے۔ اذان کی آواز ___ باجماعت نمازوں کے غیر معمولی روح پرور مناظر' تلاوت قرآن کی صدائیں' توبہ واستغفار کی دعائیں' سحر وافطار کے پُرکشش مناظر ___ بندگی واطاعت کے مظاہر ___ یہ سب اللہ رب العالمین کی وسیع رحمتوں کے لازوال اشارے ہی تو ہیں ___!

اَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ ___ رمضان کا دوسرا عشرہ۔ مغفرت ___ گناہوں سے بخشش طلبی کا شان دار موقع ہے ___ رحمتوں سے فیض یاب ہونے والا بندۂ مطیع وسلیم اب اپنی دعاؤں اور مناجاتوں' تلاوتوں اور نمازوں کی باقاعدگی اور روزوں کی پابندیوں کو نبھانے کے ساتھ ساتھ اب اس بات کا سزاوار اور اہل ٹھہرتا ہے کہ بارگاہ ذوالجلال میں دستِ دُعا دراز کر سکے۔ اپنی خطاؤں پر عرقِ ندامت بہا سکے' اپنی لغزشوں کا اعتراف کر سکے' اور پھر توبہ واستغفار کے ذریعے مغفرت کی درخواست پیش کر سکے!

بشارت ہے اے بندۂ مومن مخلص تیرے لیے ___! مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ___ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ذَنْبِہٖ — اگلے پچھلے تمام گناہوں سے مغفرت مشروط ہے رمضان المبارک میں پورے اخلاص اور سچائی کے بے لوث جذبوں کے ساتھ اللہ کے حکم پر مکمل ایمان' اُس کی عظمت و قدرت کے مکمل ادراک' اس کی رحمتوں اور مغفرتوں کی بھرپور تمناؤں اور اُمیدوں' اپنی خطاؤں اور بدعملیوں کے مکمل اعتراف و احساس' ندامت اور شرمساری' آیندہ نہ کرنے کے عزم و اقرار کے ساتھ — ! اگر بندۂ مومن ان جذبوں سے آشنا ہو جائے تو پھر رمضان کے دنوں میں بھوک' پیاس برداشت کرنا' لذتوں اور راحتوں سے دُور رہنا' گناہوں اور خطاؤں سے اجتناب کرنا اور راتوں کو تراویح و تہجد میں سر نیاز خم کرتے رہنا' چپکے چپکے آنسو بہا بہا کر رحمت و مغفرت کی التجائیں کرنا — اُس کے لیے گناہوں سے کفارے اور نجات کا موجب ہوگا —

وَآخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ — رمضان کا آخری عشرہ۔ اللہ کی عنایتوں اور عطاؤں کے عروج کا زمانہ ہے۔ صرف آخری عشرہ ہی نہیں — ترمذی کی ایک روایت کے مطابق: لِلّٰہِ عُتَقَآءَ مِنَ النَّارِ۔ وَذٰلِکَ کُلَّ لَیْلَۃٍ — رمضان کی ہر رات اللہ کی رحمت اپنے جوبن پر ہوتی اور بندۂ مخلص کے لیے آگ سے نجات اور رہائی کا سبب بنتی ہے۔

اے بندۂ مومن! اے نیکیوں کے طلب گار!! اے نجات و غفران کے متمنی!! تجھے آخر اور کیا چاہیے؟ ایک بندے' ایک غلام کو آقا و مولا کی رضا اور اس کی مغفرت کے علاوہ کچھ اور عزیز و مطلوب ہونا ہی نہیں چاہیے!! جہنم سے آزادی کا یہ پروانہ یقیناً رمضان کے بعد اس کی پابندیوں کو بھلا دینے اور ایک بار پھر شیطان کی غلامی اور دنیا کی اسیری کا اجازت نامہ ہرگز نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃَ — اے بندۂ مومن! تیرا تو بڑا ہی گھاٹا ہو گیا — دنیا بھی تباہ ہوئی — عقبیٰ بھی برباد — نہ ہی خدا ملا' نہ وصالِ صنم!! جہنم سے یہ آزادی تو مشروط ہے۔ رب کائنات و منعمِ حقیقی کی مستقل وفاداری' وفا شعاری اور کامل اطاعت گزاری سے!

اے روزہ دار — بندۂ مومن!

تیرے لیے نیکیوں کے اس موسم بہار میں خوشیوں' فرحتوں کے بے شمار لمحے ہیں۔ اس کا ہر روز روز عید' ہر عید شب براءت' ہر عمل باعث نجات — مگر خاص طور پر دو مواقع تو خوشیوں کی انتہا قرار دیے گئے۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ — روزہ دار کے لیے دو خوشیاں۔ فَرْحَۃٌ عِنْدَ فِطْرِہٖ — ایک خوشی آقا و مولا کے حکم کی بے لوث' بے ریا' بے خطا تکمیل پر رمضان کی ہر شام ڈھلنے پر — اذان کی آواز بلند ہونے — روزہ افطار ہونے پر — اور دوسرا فَرْحَۃٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّہٖ — اپنے اَن دیکھے آقا و مولا' جس کی اطاعت و فرماں برداری میں تو نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر کیا' جس کی خاطر دنیا کو ٹھکرا دیا' اس کی ہر زیب و

زینت کو مسترد کر دیا، اپنے نفس کو اللہ و رسول کی مرضی کے تابع بنا کر خواہشات سے دُور رکھا۔ اللہ کی خاطر محبت، اسی کی خاطر نفرت، اُسی کی رضا مقدم، اُسی کی جانب کامل توجہ، اُسی کے حکم کی پاسداری، اُسی کے دین کے غلبے کی جدوجہد، اُسی کے نام کی سربلندی کے لیے کوشش ---- اُسی سے زندگی کی ہر اُمید، ہر تمنا، ہر درخواست اور ہر خواہش کی وابستگی، اُسی کے در پر جبین نیاز خم، اور اُسی کے فیصلوں پر صابر و شاکر۔ اُسی کا پروردہ اور اُسی کا غلام ---- جسم و جان، فکر و عمل، قلب و نظر ---- ہر ایک اُسی کے اشاروں کے تابع۔ اُسی عظمت و جبروت کے مالک سے ملاقات ---- اس کی بارگاہ میں حاضری ---- اُسی کا سامنا، اور اُسی کی رضا کی عطا کا لمحۂ سعید!! اپنے رب کا دیدار اور اس سے ملاقات! ---- سبحان اللّٰہ وبحمدہ سبحان اللّٰہ العظیم!!

اے نیکیوں کے طالب ---- ! خوش ہو جا کہ رمضان اور قرآن دونوں تیرے لیے شفیع بن جائیں گے، اُس روز جب کوئی سفارش، فدیہ اور مدد و معاونت کام نہ آئے گی!

پیغمبر اور رسول، ولی اور قطب، شقی اور سعید، صالح اور بد، مومن و کافر سب ہی میدان حشر میں، نفسانفسی کے عالم میں مضطرب، بے قرار اور کانپتے ہوں گے۔ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی بھی ایک لفظ کہنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔ ہر شخص شفاعت کا منتظر اور متمنی ہوگا، ایسے میں اے روزہ دار ---- اَلصِّیَامُ وَالْقُرآنُ یُشَفِّعَانِ لِلْعَبْدِ ---- قرآن اور روزے بندۂ مومن کے سفارش بن جائیں گے۔ روزہ کہے گا اے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوات نفس سے باز رکھنے کو کہا تو یہ بندہ اس کو بجا لایا۔ میری سفارش قبول کر۔ قرآن کہے گا ---- اسے میں نے راتوں کو نیند سے دُور رہنے، مجھے پڑھنے، سننے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی دعوت دی، تو تیرا یہ اطاعت شعار بندہ اس کو بھی مان گیا ---- لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش بھی قبول کر ---- ! اے نیکیوں اور مغفرتوں کے طلب گار! تیرے پُرخلوص روزوں کے صدقے رب العالمین تیرے حق میں یہ دونوں سفارشیں قبول کرے گا ---- ! اگر تو نے کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرا دیا تو بھی تیرا اجر ویسا ہی۔ اگر کسی کو پانی پلا دیا تو قیامت کے روز اللہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے پانی نصیب کرے گا، پھر تو کبھی پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اے روزہ دار ---- ! تیری عظمت اور اللہ کے ہاں تیری قدر و منزلت کے کیا کہنے!! تیرے روزے اور بھوک پیاس کے سبب تیرے منہ کی بساند بھی اللہ کو مشک و عنبر سے زیادہ محبوب۔ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِن رِیحِ یمسك ---- اور رمضان کے اس عظیم مہینے اور اس کی رفعتوں کا نقطۂ عروج و کمال ---- لَیْلَۃُ الْقَدرِ - خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ شَہْرٍ ۔ ایک بے پناہ اجر و ثواب، انسان کے فہم و شعور کی

حدود سے کہیں بڑھ کر عظمتوں کی حامل ہزار مہینوں کی عبادتوں سے کہیں زیادہ برکتوں کی رات، تاحد فرش و عرش فرشتوں کے غول درغول، جبریلؑ امین کی آمد ـــــ اور عرشِ الٰہی پر اپنے بندوں کی عبادتوں، ریاضتوں اور اطاعتوں سے آگاہ ہونے اور اُن کے قریب تر ہونے کے لیے اللہ ذوالجلال والاکرام کی تشریف آوری ـــــ سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ـــــ کائنات کے ہر اطاعت شعار، وفادار اور عبادت گزار کے لیے طلوعِ فجر تک امن و سلامتی، بخشش و عطا، رحمت و مغفرت کی نہایت قدر و منزلت، عزت و عظمت اور شرف و مرتبت والی رات ـــــ!!

اے نیکیوں کے طلب گار! آگے بڑھ! اور اس شب وصل کی ساری لذتیں، ساری نعمتیں ـــــ اپنے دامن میں سجالے۔ رحمتوں کی اس برکھا سے اپنے مَن کو بھی سیراب کرلے! بجا کہ اس شبِ قدر کی سعادتیں، رحمتیں اور مغفرتیں لامحدود ـــــ اور تیرا ظرف ـــــ بہت ہی محدود ـــــ! مگر ـــــ آگے بڑھ اپنے دامن میں جس قدر سمیٹ سکے، سمیٹ لے۔ اگر تو اس شب کی سعادتوں اور خیر و بھلائی سے محروم رہ گیا ـــــ توفَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ کُلَّهٗ ـــــ سب کچھ اکارت گیا، ساری ریاضت بے ثمر رہی اور تیرا دامن خالی ہی رہا۔ یہ بڑی محرومی اور بڑی بدبختی ہے!

شبِ قدر کا ہر لمحہ ـــــ رب کی رضا، قبولیتِ توبہ اور رحمت و غفران کا لمحہ ہے! اس رات کی ہر ساعت گراں قدر اور بیش بہا ہے۔ ممکن ہے آسمان سے کوئی نور بھی برستا ہو۔ کوچہ و بازار، گلیاں، محلے، سڑکیں شاہراہیں، آسمان و زمین کی وسعتیں روشن ہو جاتی ہوں۔ مگر ـــــ شب قدر میں اصل روشنی اور نور تو انسان کے اپنے اندر پھوٹتا ہے! اس کی وفاشعاری، اطاعت گزاری، اخلاص نیت و عمل، اس کی بے لوث ریاضت و عبادت، اُس کی خفیہ و علانیہ دعا و مناجات ـــــ اُس کے قلب و نظر کو روشن و منور کر دیتے ہیں ـــــ محض تسبیح کے دانے، ماتھے کے محراب اور حضوری و شوق، اضطراب و تڑپ سے عاری سجدے، مفہوم و معانی سے محروم تلاوت، خشیت و اخلاص سے خالی ذکر ـــــ لیلۃ القدر کی عظمتوں سے ہمکنار نہیں کر سکتے!!

رمضان کی کسی بھی شب، کسی بھی ساعت ـــــ اور بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں کے مخصوص لمحات میں اگر اے بندۂ مومن! تیرے دل کو سُراغ زندگی مل جائے، ہدایت کی روشنی نکھر آئے، فکر و عمل اور مقصدِ حیات کا شعور عطا ہو جائے، نیت کا خلوص اور عمل کا جذب و کیف اور داعیہ پیدا ہو جائے۔ تو سمجھ لے کہ یہی شب قدر ہے جس نے تجھے بدل کر رکھ دیا ہے، تیری شبِ تاریک کو سحر کر دیا ہے۔ تجھے یہ رات مل بھی جائے ـــــ! مگر تیرے اندر انقلاب پیدا نہ ہو، تحریک و اضطراب برپا نہ ہو۔ یہ فقط رَت جگا ہے! دکھلاوا ـــــ ریاکاری اور رسمِ دنیا ہے ـــــ لیلۃ القدر کی عطا نہیں ـــــ اس سے محرومی ہے!!

اے نیکیوں کے طلب گار! اس شب کو اگر تجھے دل کا سرور اور ہدایت کا نور عطا ہو تو ہاتھ پھیلا کر فقط یہی دعا کرنا ـــــ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّی ـــــ اے مالک! تو بڑا بخشنے والا ہے' معافی کو پسند کرتا ہے' بس! مجھے اور کچھ نہیں صرف تیری مغفرت چاہیے۔ یہی سب سے بڑی نعمت مجھے بھی عطا کر دے!!

اے نیکیوں کے طلب گار! تیرے خلوص اور وفاشعاری کے جذبوں کے لیے ایک اور مژدۂ جانفزا ـــــ اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ ـــــ روزہ تو ہر ریا سے پاک' نمایش کے ہر خدشے سے مبرا اور شرکت کے ہر شائبے سے خالی ـــــ فقط میرے لیے ہے! لہٰذا میں اپنے تمام ضابطوں' قاعدوں اور طریقوں سے مختلف ـــــ تیرے خیال وشعور سے کتنا ہی آگے' بے حدوحساب ـــــ اجروجزا سے نوازوں گا ـــــ بلکہ اَجْزِیْ بِہٖ ـــــ میں مالکِ ارض وسما' اپنے آپ کو تیرا بنا دوں گا تو میرا بن گیا' لے! میں بھی تیرا ہو گیا ـــــ بتا! تجھے اب اور کیا چاہیے!! تو نے میری خاطر اپنی نیند' آرام' خواہشاتِ نفس' کھانا پینا' سب کچھ قربان کر دیا۔ میری ہی بارگاہ سے وابستہ اور پیوستہ رہا ـــــ دیکھ! تیری وفاؤں کا کتنا بڑا صلہ دیا ہے میں نے!!

اے بندۂ مومن!! اے نیکیوں کے طلب گار!!

رمضان تیری وفاؤں' شکرگزاریوں اور ایمان وعمل کا امتحان ہے! تیرے اخلاص ومحبت کے دعوؤں کی آزمایش ہے۔ کھرے اور کھوٹے کی کسوٹی ہے۔ کون ہے جو رب کی بارگاہ میں تسلیم ورضا کے ساتھ سرخم کیے رکھتا ہے' اور کون ہے جو رمضان کی سعید ساعتوں اور قدم قدم مغفرتوں کے مواقع کے باوجود اپنا دامن خالی رکھتا اور اپنے مقدر میں دین و دنیا کی محرومیاں لکھ لیتا ہے!

رمضان ـــــ شکرگزاری' تقویٰ اور ہدایت کا صراطِ مستقیم ہے ـــــ جس کی تمنا اللہ کی حمدوثنا کرنے والا ہر بندۂ مومن اھدنا الصراط المستقیم ـــــ کی دعاؤں کے ساتھ کرتا ہے۔

رمضان ـــــ کتاب ہدایت ـــــ قرآنِ عظیم کی تعلیمات سے آگاہی' غوروفکر اور تدبر کا مہینہ ہے۔ دلوں کے زنگ دُور کرنے اور بصیرتوں کے قفل توڑنے' فکروشعور کی جلا اور علم وعمل کی راستی کا ساماں کرنے کا مہینہ ہے۔

رمضان ـــــ معاشرے کی اصلاح' غلبہ حق کے جذبے سے سرشاری' اقامت دین کی جدوجہد اور دعوت وتحریک کا مہینہ ہے۔ برائی کی سرکوبی اور نیکی کے فروغ کی تحریک برپا کرنے کا عملی خاکہ ہے۔

رمضان ـــــ صبرواستقامت' ہمدردی وغمگساری' اخوت ومحبت' نصرت ومعاونت' اخلاق و

مروت' ایثار و قربانی کا پیام بر ہے۔

اے نیکی کے طلب گار ـــــ! آگے بڑھ!

رمضان اپنی تمام تر عظمتوں' فضیلتوں' رحمتوں' مغفرتوں' سعادتوں اور نعمتوں کے ساتھ تیرے در دل پر دستک دے رہا ہے۔ آگے بڑھ اور اس کی تمام برکتوں کو سمیٹ لے ـــــ تیرے بخت بڑے ہیں کہ تیری زندگی میں ایک بار پھر یہ لمحات تجھے عطا ہو رہے ہیں۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَات ...... وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ ...... اَعَدَّ اللّٰه لَهُمْ مَّغْفِرَةً واجرًا عظيمًا ـــــ اللہ نے فرماں بردار مرد و عورت ...... روزے دار مرد و عورت کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا سامان تیار کر رکھا ہے!!

یاباغی الشر اقصر! اور اے بدی کے طلب گار ـــــ رُک جا!

اے غافل و بے خبر بندۂ مومن!! ٹھیر جا ـــــ ذرا پیچھے مڑ کر تو دیکھ ـــــ رمضان تجھے بھی پکار رہا ہے۔ اپنے عفو و کرم میں تجھے بھی سمیٹنے کو تیار ہے۔ گمراہی' بدی' معصیت کے راستوں اور شیطان کی رفاقتوں کے چنگل سے واپس پلٹ آ۔ تیرے جرمِ خانہ خراب کو اُسی رب رحمٰن و رحیم کی بارگاہ سے عفو و کرم کی امان مل سکتی ہے۔ رمضان کے یہ بابرکت لمحات ـــــ تیری واپسی ہی کا تو سامان ہیں ـــــ اللہ کو اپنا پلٹ آنے والا خطاکار بندہ بہت محبوب ہے۔ ربِ غفور اپنے ہر بندے کو معاف کرنے' توبہ قبول کرنے اور بخش دینے والا ہے ـــــ! رُک جا' تھم جا ـــــ اور بلاتاخیر اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جا ـــــ یہی رمضان کا پیغام ہے۔

آنے والا رمضان ـــــ اُمت مسلمہ کے لیے حد درجہ اہم' روشنی کی کرن اور اُمید کی صبح بن کر طلوع ہو رہا ہے! اللہ کرے! اُمت کی دعائیں مقبول ہوں۔ خطاؤں سے درگزر اور کوتاہیوں سے صرفِ نظر ہو۔ لغزشیں معاف ہوں۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی! اُمت مسلمہ مع العسر یسرًا کی صبح روشن دیکھے۔ اس کی آزمایشیں کم ہوں ـــــ اور سرزمین پاک سے وحدتِ اُمت اور غلبۂ حق کا وہ خواب تعبیر بن جائے' جو صدیوں سے اُمت کے کروڑوں بندگانِ ایمان و اخلاص دیکھتے چلے آ رہے ہیں اور ہر سال رمضان کی سعید ساعتوں میں جس کی تمنا کرتے رہے ہیں۔ خدا کرے نیکی کے یہ طلب گار آگے بڑھ کر ـــــ پورے عالم کو نیکیوں کے غلبے سے معمور کر کے' نغمۂ توحید کو سربلند اور ظلمتِ شب کو چاک اور کلمۂ حق کو نافذ کر سکیں۔ آمین!

کتابچہ دستیاب ہے۔ قیمت: ۵ روپے۔ منشورات' منصورہ' لاہور